



سوال

(298) کیا باکسنگ ناجائز ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا باکسنگ (کے بازی) ناجائز ہے؟ قرآن و سنت کی روشنی میں جواب دیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شریعت مطہرہ کی رو سے باکسنگ ناجائز ہے کیونکہ اس میں چہرے کو نشانہ بنایا جاتا ہے جب کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر مارنے سے منع کیا ہے۔ اس سلسلے کی چند احادیث درج ذیل ہیں :

1- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اذا قاتل احدکم فلیجتنب الوجہ) (مسلم، البر والصلة، النہی عن ضرب الوجہ، ج: 2612)

”جب تم میں سے کوئی شخص لڑے تو چہرے پر مارنے سے گریز کرے۔“

2- (اذا قاتل احدکم اتاہ فلا یلطمن الوجہ) (ایضاً)

”جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے لڑے تو چہرے پر طمانچہ نہ مارے۔“

ایسا کھیل کافروں، انسانیت کے دشمنوں اور تہذیب و تمدن کے قاتلوں کے ہاں تو محبوب ہو سکتا ہے مسلمانوں کے ہاں نہیں۔

البتہ دوران جنگ باکسنگ جائز ہے۔ قرآن مجید میں ہے :

فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ۚ ۱۲ ... سورة الانفال

”ان (کفار) کی گردنوں کے اوپر ضرب لگاؤ اور ان کے پور پور پر مارو۔“



اس کی مزید وضاحت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث سے بھی ہوتی ہے۔ غزوہ حنین میں جب کفار نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا محاصرہ کر لیا تو آپ اپنے نجر سے اتر پڑے۔ آپ نے زمین سے مٹی کی ایک مٹھی لی اور اسے کفار کے چہروں کی طرف پھینک کر فرمایا:

(شاہت الوجہ)

”چہرے بگڑ جائیں۔“

تو اللہ تعالیٰ نے ان سب کی آنکھوں کو مٹی سے بھر دیا۔ وہ ملٹے پاؤں بھاگ کھڑے ہوئے اور اللہ نے انہیں شکست دی۔

(مسلم، الجهاد والسير، غزوہ حنین، ح: 1777)

اس حدیث کی روشنی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے چہروں کو نشانہ بنایا اور ان کے چہرے بگڑنے کی بددعا کی۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ افکار اسلامی

اسلامی آداب و اخلاق، صفحہ: 624

محدث فتویٰ